سوال : جنابت اور حیض کی حالت میں مسلمان مرد اور عورت قرآن کریم پڑھ سکتے ہیں؟

جواب : حالت جنابت میں قرآن کی تلاوت دیکھ کر یا زبانی جائز نہیں ہے جبکہ حالت حیض میں قرآن کی زبانی تلاوت یا مصحف کو چھوئے بغیر تلاوت راجح قول کے مطابق جائز ہے۔

شیخ صالح المنجد اس بارے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں :

سوال؛ کیا عورت دوران حیض قرآن مجید کی تلاوت کر سکتی ہے ؟

الحمدللہ :

اہل علم کے ہاں یہ مسئلہ اختلافی ہے :

جمہور فقہاء کرام حالت حیض میں قرآن مجید کی تلاوت کی حرمت کے قائل ہیں، اس لیے عورت حیض میں تلاوت نہیں کر سکتی، اس سے صرف ذکرواذکار اور دعاء مستثنی ہے جس سے تلاوت کا قصد نہ ہو، مثلا بسم اللہ الرحمن الرحیم، انا للہ وانا الیہ راجعون، ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار الخ اس کے علاوہ دوسری دعائیں جو قرآن مجید میں وارد ہیں وہ عمومی ذکر میں شامل ہیں۔

فقہاء نے ممانعت کے کئی ایک امور اور دلائل بیان کیے ہیں :

1- یہ عورت جماع سے جنابت والے کے حکم میں ہے کہ دونوں پر غسل فرض ہوتا ہے، اور حدیث میں ثابت ہے کہ :

علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں قرآن مجید کی تعلیم دیا کرتے تھے، اور جنابت کے علاوہ کوئی اور چیز انہیں ایسا کرنے سے نہیں روکتی تھی "

سنن ابوداود (1/281) سنن ترمذی حدیث نمبر (146) سنن نسائی (1/144) سنن ابن ماجہ (1/207) مسند احمد (1/84) صحیح ابن خزیمۃ (1/104) امام ترمذی نے اسے حسن صحیح کہا ہے، اور حافظ ابن حجر کہتے ہیں :

حق یہی ہے کہ یہ حسن کے درجہ کی ہے اور قابل حجت ہے۔

2- ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" حائضہ عورت اور جنبی شخص قرآن میں سے کچھ بھی نہ پڑھے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (131) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (595) سنن دار قطنی (1/117) سنن البیھقی (1/89)۔

لیکن یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ اسماعیل بن عیاش حجازیوں سے روایت کرتے ہیں، اور اس کا حجازیوں سے روایت کرنا ضعیف ہے، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں : حدیث کا علم رکھنے والوں کے ہاں بالاتفاق یہ حدیث ضعیف ہے اھ

دیکھیں : مجموع فتاوی ابن تیمیۃ (21/460) اور نصب الرایۃ (1/195) اور التلخیص الحبیر (1/183)۔

اور بعض اہل علم حائضہ عورت کے لیے قرآن مجید کی تلاوت جائز قرار دیتے ہیں، امام مالک کا مسلک یہی ہے، اور امام احمد سے بھی ایک روایت ہے جسے شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے اختیار کیا اور امام شوکانی نے راجح قرار دیا ہے، انہوں نے کئی ایک امور سے استدلال کیا ہے :

۱- اصل میں اس کا جواز اور حلت ہی ہے حتی کہ اس کی ممانعت میں کوئی دلیل مل جائے، لیکن ایسی کوئی دلیل نہیں ملتی جو حائضہ عورت کو قرآن کی تلاوت سے منع کرتی ہو۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

حائضہ عورت کی تلاوت کی ممانعت میں کوئی صریح اور صحیح نص نہیں ملتی۔

اور ان کا کہنا ہے : یہ تو معلوم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی عورتوں کو حیض آتا تھا، لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قرآن کی تلاوت سے منع نہیں کیا، جس طرح کہ انہیں ذکرواذکار اور دعاء سے منع نہیں فرمایا۔

2- اللہ سبحانہ وتعالی نے قرآن مجید کی تلاوت کا حکم دیا اور قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے کی تعریف کی اور اسے عظیم اجروثواب دینے کا وعدہ فرمایا ہے، چنانچہ اس سے منع اسی وقت کیا جاسکتا ہے

جب کوئی دلیل مل جائے، لیکن کوئی دلیل ایسی نہیں جو حائضہ عورت کو قرآن مجید کی تلاوت سے منع کرتی ہو، جیسا کہ بیان بھی ہوچکا ہے۔

3- قرآن مجید کی تلاوت منع کرنے میں حائضہ عورت کا جنبی پر قیاس کرنا صحیح نہیں بلکہ یہ قیاس مع الفارق ہے، کیونکہ جنبی شخص کے اختیار میں ہے کہ وہ اس مانع کو غسل کرکے زائل کرلے، لیکن حائضہ عورت ایسا نہیں کرسکتی، اور اسی طرح غالبا حیض کی مدت بھی لمبی ہوتی ہے، لیکن جنبی شخص کو نماز کا وقت ہونے پر غسل کرنے کا حکم ہے۔

4- حائضہ عورت کو قرآن مجید کی تلاوت سے منع کرنے میں اس کے لیے اجروثواب سے محرومی ہے، اور ہوسکتا ہے اس کی بنا پر وہ قرآن مجید میں سے کچھ بھول جائے، یا پھر اسے تعلیم کے دوران قرآن مجید پڑھنے کی ضرورت ہو۔

مندرجہ بالا سطور سے حائضہ عورت کے لیے قرآن مجید کی تلاوت کے جواز کے قائلین کے دلائل کی قوت ظاہر ہوتی ہے، اور اگر عورت احتیاط کرتے ہوئے قرآن مجید کی تلاوت صرف اس وقت کرے جب اسے بھول جانے کا خدشہ ہو تو اس نے محتاط عمل کیا ہے۔

یہاں ایک تنبیہ کرنا ضروری ہے کہ جو کچھ اوپر کی سطور میں بیان ہوا ہے وہ حائضہ عورت کے لیے زبانی قرآن مجید کی تلاوت کے متعلق ہے۔

لیکن قرآن مجید دیکھ کر تلاوت کرنے کا حکم اور ہے، اس میں اہل علم کا راجح قول یہ ہے کہ قرآن مجید سے تلاوت کرنا حرام ہے، کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اسے پاکبازوں کے علاوہ اور کوئی نہیں چھوتا ۔

اور اس خط میں بھی ذکر ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کو دے کر یمن کی طرف بھیجا تھا اس میں ہے:

"پاک شخص کے علاوہ قرآن مجید کو کوئی اور نہ چھوئے"

موطا امام مالک (199/1) سنن نسائی (57/8) ابن حبان حدیث نمبر (793) سنن بیھقی (87/1)۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

شہرت کے اعتبار سے علماء کی ایک جماعت نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

اور امام شافعی کہتے ہیں: ان کے ہاں ثابت ہے کہ یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خط ہے

اور ابن عبدالبر کہتے ہیں:

سیرت نگاروں اور اہل معرفت کے ہاں یہ خط مشہور ہے اپنی شہرت کی بنا پر یہ اسناد سے مستغنی ہے، کیونکہ لوگوں کا اس خط کو قبولیت دینا تواتر کے مشابہ ہے اھ

اور شیخ البانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

یہ صحیح ہے۔

دیکھیں: التلخیص الحبیر (17/4) اور نصب الرایۃ (196/1) اور ارواء الغلیل (158/1)، حاشیۃ ابن عابدین (159/1) المجموع (356/1) کشاف القناع (147/1) المغنی (461/3) نیل الاوطار (226/1) مجموع الفتاوی ابن تیمیۃ (460/21) الشرح الممتع للشیخ ابن عثیمین (291/1)۔

اس لیے اگر حائضہ عورت قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا چاہے تو وہ اسے کسی منفصل چیز کے ساتھ پکڑے مثلا کسی پاک صاف کپڑے یا دستانے کے ساتھ، یا قرآن کے اوراق کسی لکڑی اور قلم وغیرہ کے ساتھ الٹائے، قرآن کی جلد کو چھونے کا حکم بھی قرآن جیسا ہی ہے۔

واللہ اعلم۔